اور مناظر کی طرح فریق ثانی کی بھد اڑانا..... وہ عاجلانہ رویّے ہیں جو بحث و مکالمہ اور تجزیہ و تنقید کی فضا میں ''تحقیقی آمریت'' کے مسلط کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کوئی موضوع کس حد تک، ان رویّوں کا متحمل ہو سکتا ہے؟..... افسوس، تحقیقی آمریت یہ سوچنے کی مہلت (یا، توفیق) سلب کر لیتی ہے۔ کتاب ''سبائی فتنہ'' کی اصل اہمیت یہی ہے کہ یہ تالیف اس ''تحقیقی آمریت'' کے خلاف بھرپور مزاحمت کے کتنے ہی ٹھوس علمی عناوین فراہم کرتی ہے۔

آج سے دس سال قبل، اس کتاب کی جلد اوّل کا پہلا ایڈیشن ملتان سے چھپا تھا۔ اب یہ نظر ثانی شدہ ایڈیشن مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک سے شائع ہوا ہے۔ نقش ثانی، یقیناً نقش اوّل سے بہتر ہے۔ فاضل مؤلف، جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ (اسلام آباد) میں استاذ الحدیث ہیں۔ دفاع صحابہ، (رضی اللہ عنہم) اُن کا خاص موضوع ہے۔ قلم رواں اور شگفتہ پایا ہے۔ وہ حسب خواہش و ارادہ بلکہ حسب پیمان و وعدہ اس سلسلۂ تالیف کی تکمیل کر پائے تو یہ یقیناً دین کی ایک بڑی خدمت ہوگی۔ یہ ہمارے عہد کے گونا گوں اعتقادی فتنوں اور فکری گمراہیوں کی یلغار میں گھری ہوئی نسل نو پر ایک بڑا احسان بھی ہوگا۔

بیاد سید ابوالحسن علی ندویؒ (ماہنامہ ''القاسم'' کی اشاعت خاص)

شبلی نعمانیؒ، سلیمان ندویؒ اور ابوالکلام آزادؒ کی صفوں کا ایک آدمی، ہمارے آپ کے زمانے میں ابوالحسن علی ندویؒ کے نام سے جانا اور پہچانا گیا۔ قدرت الٰہیہ، بڑے لوگوں کی تخلیق کیلئے جو سانچہ کام میں لاتی ہے، ابوالحسنؒ کا وجود اسی سانچے میں ڈھلا تھا۔ ۱۹۱۳ء میں آنکھ کھولی اور ۱۹۹۹ء کی آخری رات بند کر لی، صبح قیامت تک کیلئے..... کہ صدی بھر کا سفر مکمل ہو چکا۔

اُس کا بے مثال حافظہ، علم کا استحضار، اسلوب کی روانی، لفظوں کی شدت و شوکت اور تاثیر و حلاوت، اس کا فکر و بصیرت، شجاعت و شہامت، تدبر و فراست اور درد و سوز و آرزومندی..... آج یہ سب کہانیاں ہیں۔ ۱۹۹۹ء کی آخری رات تک، یہ سامنے کی باتیں تھیں۔ ابوالحسنؒ..... پورے عالم اسلام میں ..... نہیں، پوری دنیا میں ایک ہی تھے۔ عربی زبان و ادب اُن کے زورِ قلم پر نازاں، اور اردو نثر و انشاء ان کی جولانیٔ قلم سے مسحور بلکہ مخمور و بے خود!

علی میاں علیہ الرحمۃ (کہ ہند و پاک میں، وہ اپنے چاہنے والوں میں اسی نام سے پکارے گئے) کے سوانح و افکار کے حوالہ سے لکھنے لکھانے کا سلسلہ ان کی زندگی ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ باقاعدہ کتابوں اور جرائد کی خصوصی اشاعتوں کی صورت میں، یہ سلسلہ برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ اسے رکنا نہیں چاہیے۔ مؤقر مجلّہ ''القاسم'' نے، کہ جامعہ ابوہریرہ (نوشہرہ) کا ماہانہ ترجمان ہے، ۵۶۰ صفحات کے ضخیم شمارۂ خاص کی صورت میں، علی میاں علیہ الرحمۃ کے حضور نذرانۂ ارادت پیش کیا ہے۔ بلا تکلف عرض کیا جاتا ہے کہ یہ اشاعت اپنے عنوان کے شایان شان ہے۔ علی میاںؒ کی شخصیت اور فکر، خدمات اور اختصاصات، تفوقات اور امتیازات پر ایک سے ایک عمدہ اور دل کش تحریر، اس مجموعے میں

شامل ہے۔ لکھنے والوں نے، کہ جن میں اکثر اپنے اپنے دائرے میں علم ودانش کے معتبر حوالوں سے نمایاں ہیں، نیاز مندانہ عقیدت مندانہ ہی نہیں، والہانہ لکھا ہے۔ ایسی تحریریں اور مجموعہ ہائے مضامین کسی بھی بڑی شخصیت کی تفہیم اور اس کے فکر کی تفہیم میں نہایت مؤثر اور معاون ہوتے ہیں۔

آج کی اسلامی دنیا ''تہذیبوں کے تصادم'' اور ''تہذیبوں کے خاتمے'' جیسے جن فلسفوں کے ہاتھوں زک اٹھا رہی ہے، ان فلسفوں کی ہلاکت آفریں یلغار کے تمام تر امکانات، عمر بھر سید ابوالحسن علی ندویؒ کے پیش نظر رہے۔ وہ ''مفکر اسلام'' کہلائے۔ ان کے افکار ہمارے پیش نظر رہتے تو شاید ہماری آزمائش مختصر ہو جاتی۔ ہماری آزمائش اب بھی مختصر ہو سکتی ہے لیکن اس تغافل اور تجاہل کا کیا کیجیے کہ جو ابوالحسن ندویؒ ایسے لوگوں کے فکر کی روشنی میں، اپنے فکر وعمل کی تطہیر سے ہمیں باز رکھے ہوئے ہیں۔ کیا جانیے، توفیقِ عمل کا درِ ب باز ہو؟ کچھ بعید نہیں...... اگر اس مجموعہ مضامین کے مطالعے سے، ہم زندگی اور اس کے حقائق کو بانداز دگر سوچنے سمجھنے لگیں۔ ابوالحسن علیؒ کے سے انداز میں۔

''القاسم'' کی یہ کتابی اشاعت، ۲۴۰ روپے کی قیمت پر، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، نوشہرہ (صوبہ سرحد) سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (بقیہ ص ۱۴)

مسافران آخرت

☆مولانا حلیم اللہ قادری رحمہ اللہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے پوتے اور حضرت حافظ حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا حلیم اللہ قادری گزشتہ ماہ لاہور میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایک صالح نوجوان، جگری دوست، وضع دار اور حلیم الطبع انسان تھے۔ اُن کی جواں مرگی جہاں حضرت لاہوریؒ کے خاندان کیلئے گہرا صدمہ ہے، وہاں اُن کے مداحوں اور عقیدت مندوں کیلئے بھی جان کاہ حادثہ ہے۔

☆مولانا اللہ بخش رحمہ اللہ: مجلس احرار اسلام قصبہ آدم والی (ضلع رحیم یار خان) کے معاون مولانا اللہ بخش صاحب یکم جولائی کو انتقال کر گئے۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ اور محسن احرار سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند تھے۔ انتقال کے روز گھر سے وضو کر کے مسجد میں نماز ادا کرنے کیلئے جا رہے تھے کہ راستے میں انتقال کر گئے۔

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومین کیلئے دعائے مغفرت و ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے! (آمین)